وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

جلد ۱ | یوم جمعہ ۱۵ جولائی [illegible] مطابق ۲۵ [illegible]

چندہ سالانہ بھارت کیلئے [illegible] پاکستان کیلئے [illegible] فی پرچہ [illegible]

کتنی بھی بھی سی ہے پردیس کی سحر
اس سے زیادہ نور تو شام وطن میں ہے

ایڈیٹر
سید احمد علوی نسیم

لطف ضبط

نتیجۂ فکر ... (از ...)

فصل ہے برسات کی ٹھنڈی ہوا
گل کھلائے ہیں چمن نے رنگ رنگ
ہائے کیسی روح افزا رات ہے
رت لگا رکھی ہے عالم کس لئے
سب تو سوتے ہیں مجھے آرام ہے
کون سنتا ہے یہ آدھی رات میں
روتا ہوں میں خود ہی بستر پہ دیکھ
ہیں تو مشغول ان کی یاد میں
سوز دل سے خود پھنکا جاتا ہوں میں
بولی بولی درد بھی میری لو
اتنے سوز سے رکھا جاتا نہیں
دل پھٹا جاتا ہے وقت میں جو تپ ہے
کس طرح تکلیف سے پاؤں نجات
تو بھی تو عاشق کسی کا ہے ضرور
لطف آئیگا جو دونوں گھل ملیں
سن سکے گیا اگر وہ آہ پر
شاخ اپنے سے گرا پھر یک بیک
یعنی ہو وہ زبان حال سے
دیکھ کر یہ حال دل نے کہا
ضبط کرنا سیکھو تم جو ہو سکے
ہم آئے گا ان کو تابکے!
آہیں کے روتے ہوتے وہ آخر
لطف آئے گا جو وہ آئے یہاں
مر گئے لیکن اگر تم کچھ نہیں
طعنہ دیں گے سب کہ تو نے جان دی
عاشق صادق کہیں مرتے بھی ہیں
درد ہوا تھا بس وہ کرتے
جان ڈالی تجھ میں اس نے یا نہیں
کیا اسیر اب تو ... انسان ہے

پانے کیسا جھوم کر اٹھی گھٹ
گا رہے ہیں طائران خوشنوا
ہر طرف پی پی کی آتی ہے صدا
اے پپیہے رحم کر مجھ پہ ذرا
جاگتا ہوں ایک میں ہی دل جلا
کیوں صدا دیتا ہے پی کی جا بجا
بار چت خود ہجر کو بستر میرا
ہائے ایسے میں سنی تیری صدا
تو نے اس کو اور دونا کر دیا
سوز دل نے بڑھ کے کو ٹھہ کر دیا
ہائے کیسے گھونٹ لوں اپنا گلا
ہے خدا جانے یہ تم نے کیا کیا
ہائے کچھ تو ہی بتا اس کی دوا
درد اتنا سوز کس نے بھر دیا
غم سے پھٹنے کا کریں پر شوق دا
دیر تک حاسن سے ... [illegible]
دیر تک تڑپا کیا اور مر گیا
عشق کی یہ ہو گئی آخر انتہا
اے اسیر اس میں نہیں کچھ بھی مزا
ختم کیا جائے گا اشن کا مزا
کیا یہیں گے رات دن یوں ہی ...
جذب دل کچھ تو اثر دکھلائے گا
دم کا نکلے گا ہی بھر وصلا
خاک میں مل جائے گا سب مزا
ظلم جب ان کا نہ مجھ سے اٹھ سکا
جان دیتے ہیں کہیں بھی بار تھا
موت میں کیا اس سے زیادہ ہے مزا
پہلے کیا تھا اور اب تو کیا ہوا
سو ... اپنی ابتدا و انتہا

پھر جلا کیا لطف مرنے میں اسیر
موت کا جب روز چکھنا ہے مزا

غزل

(از سلطان ... علوی بیگم کاکوروی)

کیا، کسی کا نام الفت رکھ دیا ہے | میں ہوں پابند وفا تو دیکھ آیا ہے
حسن اور کیا جا ... بے تحفہ | روح بھی ... وفا ...
کس ... نیاں ... ہیں میرے عشق پر | اور فریاد بھی کرنا مجھے دشوار ہے

مجھ ... کس لئے دل میں کسے شش ... | ہائے داغ جدائی اپنے چلی یار ہے
خوب دکھا اے عشق تو نے دل لگانے کی سزا | وہ دل ... جگر کے جلنے کا ہار ہے
آپھنسے ہے بحر غم میں میری کشتی اے خدا | تو کرم کو دے اگر تو پار میرا یار ہے
... اس کو جہنم کی دہکتی آگ ہے | جس کی بخشش کا ... ہے

ہے دم اخیر ... محبت کی قسم
دیکھ تڑپے بلبل غمگیں کی حالت زار ہے

غزل

(از سیدہ نسرین علوی (کراچی))

ابھی تک نہ آنا تمہارا ستم ہے
ذرا آبھی جاؤ کہ آنکھوں میں دم ہے
محبت کی خواہش نہ وعدہ کا غم ہے
... بیٹھے وہ باغ ارم ہے
چمن ... کی نوحہ گری ہے
... کیا ستم ہے
بہت شور سنتے تھے برق تپاں کا
... اتنا ہی دم ہے
ترے رات دن کی یہیں سب خبر ہے
کہ سینہ ہمارا یہ اک جام جم ہے
دم واپسیں آپ دم بھر تو آئیں
یہ مانا بہت شغل ہیں وقت کم ہے
پسشلم کی ... ہے ...
... باتیں کرو وقت کم ہے
عجب ہے زمانے کا دستور نسرین
خوشی ہے کسی کو کسی کو الم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پندرہ روزہ
کاکوری اخبار
نمبر ... | ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۵۵ء | جلد ...

جونیر ہائی اسکول کا انضمام

کاکوری ہائی اسکول کی انتظامیہ کمیٹی تقریباً عرصے سے اس کوشش میں تھی کہ کسی نہ کسی طرح جونیر ہائی اسکول کو اپنے میں ضم کرے تاکہ جو مقابلہ ابتدائی درجوں میں طلباء کی صورت اختیار کر جاتا ہے وہ ختم ہو جائے اور ہائی اسکول کے لئے کچھ وہ جگہ مل جائے۔ چنانچہ ہم خوشی سے شرکت کے حلقہ ممبران کی کوششوں کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے فوراً کو بھی رضامند کر دیا اور ... کے پروردگار شری رام پال ترویدی جی کے مشکور ہیں انہوں نے اسکول کی دونوں کمیٹیوں کے دستے کی جاری ہستی سی مشکلوں کو حل کر دیا۔

پرائمری اسکول پرانے مسلم گرلز اسکول میں منتقل کر دیا گیا اور فاضل درجے ہائی اسکول میں ملا دیئے گئے۔ اب کاکوری ہائی اسکول ... میں چل رہا ہے۔ ہو تو یہ سب کچھ گیا مگر ... ہو چکا اور ... تک روشنی تیز بھی ہو جائے گی۔

ہمارے خیال میں اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کمیٹی انتظامیہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داری کو صحیح معنوں میں محسوس کرے اور ایسے اختیارات کی کمیٹی تشکیل کرے جو تعلیم سے بہرہ مند ہو تعلیم اور علم کی اہمیت اور ضرورت کا صحیح احساس ہو۔ ... کے بس کا روگ نہیں۔ اب ... کی ضرورت ہے۔

ہم لالہ شیو نرائن صاحب ... کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تیاجی اور کامل خان صاحب سے عرض ہے ... نہیں رہ سکتے۔ آپ ... پڑھانا چاہیں ... مضبوط ... سے ... نظر آتا ہے۔ ... مطابق ... اعتراض نہیں ... انتظامیہ میں ایسے ہی ... لوگوں کی شمولیت بھی لازمی ہے جو دنیا کے ... اچھی طرح واقف ہوں اور تعلیم کا ہونا سے وابستہ رہ چکے ہوں۔

اخوان الصفا کے ارباب حل و عقد توجہ فرمائیں

ہمیں تعلق ہے کہ ... صادق اور ...

حیات سائرہ کا ایک ورق

سائرہ کی ضد

ٹھیک ہے سائرہ نے کہا۔ لیکن ہے تمہاری کسی زمانے میں مقدس رشتہ ہو گا آج کل...... اب تو شادی نام ہے آزادی کی موت کا۔ تمام زندگی عورت مرد کی رفیق حیات بننے کے بجائے لونڈی بن جاتی ہے۔ ایسی نوکری جس کی انتہا نہیں۔ خیال کرو رشیدہ کتنا ظلم ہے۔ اس کمزور بے زبان ہستی کی قربانی۔ عورت کی خواہش کوئی چیز نہیں۔ آزادی کو بیچاری تازہ ہوا کو بھی ترس جاتی ہے۔ قدرت کی مصلحتیں اس کے لئے محض بیکار اس کے ارادے تابع اور محکوم اس کی ذات کوئی چیز نہیں پھر دنیا کی تمام اذیتیں محض عورت سہتی ہے ہیں تم جو کچھ کہتی ہو بالکل بجا درست ہیں سب کچھ تسلیم کرتی ہوں۔ رشیدہ نے کہا مگر خیال تو کرو اگر تمہارے ہی خیال دو چار اور پیدا ہو جائیں تو تمام دنیا بدل جائے۔ تم فطرت کی توہین کر رہی ہو۔ شادی نہ کرنا قدرت کی منشا کے خلاف ہے۔ عورت بغیر مرد کے کبھی نہیں رہ سکتی اور مرد بغیر عورت کے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

تم کو بڑی غلطی کا احساس کبھی نہ کبھی ہو جانے کا ممکن نہیں کہ تم اپنے خیالات پر قائم رہ سکو تو تمہارا مطلب یہ ہے کہ میں شادی کر کے اپنی آزادی کو روشنی تک بھی ... سائرہ نے کہا۔

روشنی کیا مطلب؟ رشیدہ نے حیرت سے پوچھا۔

روشنی نہیں تو اور کیا ہے سائرہ بولی۔ سب سے پہلے تو مجھے اپنی آزادی کی بھینٹ چڑھانا پڑے گی۔ پھر اپنے ارادوں کا خون کرنا ہوگا۔ دوسرے مرد کے تابع رہ کر اپنے ضمیر کے خلاف زندگی بسر کرنا پڑے گی اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ میری خودداری ہر وقت مجروح ہوتی رہیگی۔ جس کا نتیجہ میری موت ہوگا۔ مجھے کسی قیمت پر یہ گوارا نہیں۔

تم تو بڑی حق بجانب ہو رشیدہ نے مسکرا کر کہا بھلا خودداری کا خون کیسے ہوگا۔

کیسے؟ بعض شادی شدہ عورتیں ہیں ان ہی کو دیکھ لو وہ کیوں جائیں۔ صابرہ ہی کو دیکھ لو غریب کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ اس کے میاں کا کبھی مزاج ہی نہیں ملتا۔ کبھی خوش تو بیوی ہوتی ہے اور ذرا سی بات پر دماغ عرش اعلیٰ پر پہنچ جاتا ہے تو گالیاں۔ بے زبان غریب سب کچھ برداشت کرتی ہے زبان سماج کے خوف سے ہلا نہیں سکتی اندر ہی اندر گھلتی ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ تم سے یہ بات کرنا ہی نہیں چاہئے گویا عورت کے احساس نہیں ہے ... دل کی ... تجربہ ... ایسا ہی ... بات

رہ ہو چکے۔ عرصے سے مظالم سہنے اور اس قید کی عادی ہو چکیں۔ ... لگے یہ سکون پا جاتی ہے۔ یہ احساس ہی فنا ہو گیا کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے ہمارے حقوق غصب کر لئے گئے ہیں ہم سے تمام نعمتیں چھین لی گئی ہیں۔

رشیدہ نے بات کاٹ کر کہا بس خدا کے لئے اپنا لکچر ختم کرو۔ سائرہ تم اصل موضوع سے بھٹک گئی ہو ہرگز نہیں۔ سائرہ بولی یہ سب کچھ جو میں نے کہا ہے شادی ہی کے نتائج ہیں اور ایسے تکلیف دہ ماحول میں میں پانچ منٹ بھی نہیں رہ سکتی۔ میں بیوی بننے کے لئے تیار ہو سکتی ہوں مگر ... کا ... نہیں بن سکتی۔

سب لوگ ایک جیسے تھوڑے ہوتے ہیں۔ رشیدہ نے کہا خدا ... گفتگو یہاں نہ کرو۔

غلط سائرہ ... سب کے سب ظالم خود غرض نفس پرست ... مطلب پرست ہوتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ... بچا لی کی ... ہیں لیکن فطرت سب کی ایک ہے ... نہیں بدل سکتی۔ رشیدہ نے کہا کہ یہ فضول باتیں میں نہیں جانتی۔ تمہاری ماں نے مجھ سے کہا ہے بچا تمہاری شادی کے لئے تیار کروں اور تمہیں شادی کرنا ہو گی۔

مجھے کوئی طاقت دنیا کی شادی کے لئے مجبور نہیں کر سکتی ... خاموشاً ... میں ... ہوں۔ سائرہ نے ... میں ... ہی ...

میں دنیا کی پرواہ نہیں کرتی۔

خاندان کی عزت کا سوال ہے۔

خاندان کی عزت پر کتنی ہی لڑکیاں بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ اب میں ضمیر کی قربانی کے لئے تیار نہیں ایسی عزت کو سات سلام۔

کیا تمہاری ماں نے اس دن کے لئے تعلیم دلائی تھی اور اسی لئے اتنی آزادی دے رکھی تھی۔

تو کیا اس دن کے لئے تعلیم دلائی تھی کہ جب اپنا نیک و بد سمجھنے کے قابل ہو جاؤں تو ایک دم دوزخ میں جھونک دیں۔

تم تو پاگل ہو گئی ہو سائرہ۔ رشیدہ نے چیخ کر کہا۔ جہاں تمہاری شادی ہو رہی ہے جانتی ہو وہ کیا گھرانا ہے اور کیسا لڑکا ہے۔ تعلیم یافتہ روشن خیال، دولت مند اور بہترین اخلاق کا مالک۔

جی ہاں بس رہنے دیجئے سائرہ نے ایک عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ میں خوب جانتی ہوں آج کل کے نوجوان لڑکے یہ سب خوبی ... غرض کے بندے ... ہوس کے غلام ہیں۔

ظاہر میں بڑے نیک ... سلجھے ہوئے ... ظاہری ٹیپ ٹاپ بہت زیادہ مگر فطرت ... مرد کی فطرت ... کیوں جاؤ ... ان کے جہاں دنیا کی نظروں میں ... اور نیک ... سوسائٹی میں ... مانے جاتے ہیں مگر بیوی کے ساتھ ... ہے ... بات ... ہر طرح ... کرتی ہے ... کی ایک ... ذرا سی بات پر غصہ ... عجیب ... ہر کام میں نقص۔

باقی دارد

بقیہ حالات وطن صفحہ ۴

کاکوری ڈکیتی کیس

لکھنؤ۔ ۵ر جولائی۔ کاکوری میں گذشتہ اپریل میں ایک ہولناک ڈکیتی ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں ایک جان بھی چلی گئی تھی۔ کاکوری پولیس کے انچارج ... نے اس ڈکیتی کا مکمل انکشاف کر لیا ہے اور گروہ کے تین ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ ڈکیتی ... کی ایک رات ... کے ایک ... کے مکان میں ہوئی تھی ... اور ان کی ماں پر سخت ... مال و اسباب حاصل کر کے اور مکان میں اس کا پتہ نکالنے کے لئے ... بتایا جاتا ہے کہ ... اور ... کی ماں کو ... دونوں کے نیچے آگ جلائی گئی اور ان کے جسم کو جلا کر ... اسباب کا پتہ لگایا اور تقریباً ... ہزار روپے کی مالیت کے زیورات و نقود لے گئے جس کے نتیجے میں ... اور ان کی ماں ... اسپتال بھیجے گئے ... کی ماں ... سے جانبر نہ ہو سکیں ... کافی دنوں کے بعد واپس آیا۔ پولیس نے اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں ... ملزمان کو گرفتار کیا۔ ڈکیتی کی وجہ ایک خانگی عداوت بتائی جاتی ہے ... ایک شخص ... کی لڑکی سے ... کسی وجہ سے ... دوسری جگہ کر دیا ... پولیس ... جس میں ایک ... ابھی ... نہیں ہو سکے۔

اطلاع

کہ اس اجتماعات میں وطن کے اس ادنیٰ خادم کا کوئی تذکرہ کرنا کسی صاحب نے ضروری نہ سمجھا۔ کیا ہم امید کریں کہ آئندہ اجتماع میں کوئی صاحب زحمت گوارا کر کے کاکوری اخبار پر کرم فرمائیں گے۔

بچوں کا کالم

جب بچہ سوال کرے!

از: شاہ علوی

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ بچے کے سوالات کا جواب نہیں دیتے اور انکیں ڈانٹ کر خاموش کر دیتے ہیں جس سے بچے کی ذہنی اور دماغی نشو و نما پر زبردست اثر پڑتا ہے۔ اس کی صلاحیتیں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں ذیل کا مضمون بہت مفید ہوگا۔ (ایڈیٹر)

ساڑھے تین سال کے ایک بچے نے ماں سے کہا کہ میری اماں کہتی ہیں میں سوالات کرتا ہوں اور ماں کے پاس میرے سوالوں کے جواب کا وقت نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ تم بڑے ہو کر جان جاؤ گے لیکن مجھے نہ جانے کیوں دلچسپی نہ ہو جائے گی۔

اس واقعہ سے متاثر ہو کر مصنف نے والدین کی آگاہی کے لئے لکھا ہے کہ والدین کو بچوں کے سوالات کا جواب ضرور دینا چاہئے کیونکہ بچے معقول جواب نہ پا کر بہت پریشان ہوتے ہیں اور ان کی عقل نہیں چلتی۔ اگر کسی کام کے لئے وقت نکال سکیں لیکن جواب دینے کے لئے ضرور وقت نکالنا چاہئے۔ جب بچہ سوال جواب کرتا ہے تو اسی سے اس کی قابلیت بڑھتی ہے جس طرح بچے بات چیت کرتے ہیں۔ اسی طرح بچے سوالات بھی کرتے ہیں اور اہم رول ادا کرتے ہیں جب آپ کہتے ہیں کہ اس موسم گرما میں بہت بارش ہوتی ہے تو آپ کا بچہ آپ سے پوچھتا ہے ابا بارش کہاں سے آتی ہے۔ یہ بچوں کا طریقہ گفتگو ہے۔

بچوں کے سوال کرنے سے والدین کی قابلیت بھی بڑھتی ہے۔ بچے اس نیت سے سوال کرتے ہیں کہ وہ والدین پر اپنے جواب کا بھروسہ کرتے ہیں۔ سوالات عام طور پر اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ یہ چیزیں کیسے کام کرتی ہیں۔ یہ سوال بھی دلچسپ سوال ہے۔

ہم بچوں کی تعلیم پر کافی روپیہ صرف کرتے ہیں۔ بچے فطری طور پر سوالات کر کے خود تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگر والدین صبر اور استقلال سے کام لیں تو بچوں کو بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ عام طور پر والدین سوالات کو درد سر سمجھتے ہیں اور ناپسند کرتے ہیں اور اگر کسی کا جواب نہیں معلوم تو بتا دیں کہ مجھے نہیں معلوم۔ ان میں تشفی بخش جواب ہونا چاہئے کہ بچوں کو آسانی سے سمجھا سکیں۔ اس سوال کے جواب سے وہ بچے کی ضروریات میں کچھ نئے چھوٹے بچوں کو چھوٹے جواب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو اصطلاحات اور کافی صحت کے جواب کا انتظار لازمی ہے۔ انتظار انہیں آپ کی

جاتا ہے کیونکہ اس طرح اپنا وقت بچانے کے ساتھ ساتھ بچے کو خوش بھی کر دیتے ہیں۔

ادھورا سوال دوسرا نکتہ زبان کا چکر ہے اکثر بالغ افراد دقیق اصطلاحات اور پیچیدہ زبان میں بچوں کے سوالات کا جواب دے کر ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ایک بچہ یہ سن کر حیران و پریشان ہو جاتا ہے کہ آپ ایک چھوٹے روڑے یا ٹکا کر سکتے ہیں۔ اسی طریقے سے اگر کسی لڑکی سے یہ کہا جائے کہ وہ لڑکیاں انہیں جنسیں وہ ہیں گویا وہ فوراً یہ سوال کرے گی دوسرا نصف حصہ کہاں ہے۔

ذہانت اور چالاکی بچوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ سوال نہایت دلچسپ طریقے سے کرتے ہیں۔ ایک بچہ چاکلیٹ حاصل کرنا چاہتا تھا مگر بغیر مانگے چنانچہ اس نے چاکلیٹ کے پیکٹ کو دیکھا اور پوچھا یہ کہاں کی بنی ہے ایک لڑکا کا یہ بنایا جاتا تھا اس کی ماں نے انکار کر دیا لیکن پھر تعجب کرنے لگے کہ وہ بہت شرارت اور شوق سے تھے۔ ایک لڑکا جو چند لکھنے کے لئے ایک کانٹا بھی اٹھا کر جب اس کے پاس آیا تو پوچھا کہ ڈیڈی تم ہوئے لڑکے تو زور سے کہا کہ میں جانتا ہوں ابھی تو ایک نام رہا ہوں۔

خوف و پریشانی ایک بچے نے کہا کہ مجھے بجلی کا جھٹکا لگ جانے لگا تو مجھے زخمی کر دے گا۔ اس کا اندازہ بھی کیسے لگا۔ یہ سوال اس نے اس وقت کیا جب اس نے بجلی کے پلگ کے قریب جانے سے منع کیا گیا اور اسے ڈر میں تھا کہ آخر اسے کیوں روکا گیا ہے۔ اس کے دماغ میں مبہم سا خوف سما گیا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کے خوف و خطر کا آسانی پتہ نہیں لگا پاتے لیکن یہ بات اس وقت بہت آسان ہو سکتی ہے اگر والدین آپ کو زیادہ طور پر سوالات کا موقع دیں جن سے بچوں کے سوالات میں ان کی پریشانی پوشیدہ ہوتی ہے اگر تفتیش اور تسلی بخش جواب نہ دیا جائے تو ان کی پریشانی دور نہ ہوگی۔ اگر کوئی نازک سوال ہیں تو جواب صاف دیا جانا چاہئے۔ اس طرح آپ دیکھیں گے کہ بچے کی ذہانت سکون اور تسکین دماغی کتنی جلد ترقی کرتی ہے اور اس کے بعد سے اپنے نونہالوں کے ساتھ اپنا طرز عمل بدلئے ان کو زیادہ سے زیادہ سوالات کرنے کا موقع دیجئے اور صاف و مختصر جواب سے مطمئن کرنے کی کوشش فرمایئے۔

سید احمد صاحب ٹولی کے شعر پر ہیں لکھنؤ سے چھپ کر دفتر کاکوری اخبار پریم کوٹی کاکوری سے شائع کیا

پاکستانی ڈاک

عقیل الدین علوی (پسر سعید الدین علوی) اس سال سندھ یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ امتحان میں کامیاب ہوگئے۔

شاہ حسن علوی کراچی الیکٹرک کارپوریشن کے صدر دفتر میں بحیثیت کلرک ملازم ہوگئے۔

محمد مصطفےٰ عباسی ولد نثار احمد عباسی کی شادی خانہ آبادی ماہ جون کو ہو گئی جس میں کثیر تعداد میں اعزا و احباب نے شرکت فرمائی۔ بعد نکاح ایک پر تکلف دعوت طعام بھی دی گئی۔

انعام احمد علوی کے دانت میں سخت درد ہو گیا تھا کئی دن تکلیف رہی اب ٹھیک ہو گئے ہیں۔

الحاج محمد حسن صاحب کے گھٹنوں میں درد ستور ہے۔ علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ذیابیطس کی شکایت اب نہیں رہی خدا جلد صحت عطا فرمائے۔

کبیر احمد پسر بشیر احمد علوی نے ساتویں درجہ کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے اب آٹھویں میں آگئے ہیں۔

سرجن لفٹیننٹ شمیم بانو کرمانی کی طبیعت دو دن سے خراب ہے بخار کی شکایت تشخیص کی گئی ہے۔ اسپتال میں داخل ہیں۔ علاج سے آرام ہے خدا جلد صحت عطا فرمائے۔

سرفراز الدین کرمانی اب نیوی میں ملازم ہوگئے ہیں۔

محمد عثمان علوی (پسر ظفر الملک) سیالکوٹ آج کل چھٹی پر کراچی آئے ہوئے ہیں۔

ہمشیرہ سید تقی علی آج کل کراچی آئی ہیں کچھ عرصہ قیام رہے گا۔

اخلاق احمد علوی وطن سے معہ عزیزوں کے واپس کراچی آگئے ہیں۔

روداد کمیٹی برائے امداد باہمی!

انجمن خوان الصفا پاکستان کی مجلس انتظامیہ کی ذیلی کمیٹی امداد باہمی کی اسکیم کے لئے بنائی گئی تھی کا جلسہ بتاریخ ۲۲ جون ۵۵ء صدر انجمن کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ایک اسکیم جو ممبران کمیٹی نے منظور کی اس کے تحت ایک سوسائٹی تشکیل کی گئی جو ممبران کو قرضہ دیا کرے گی یہ قرضہ آسان قسطوں میں ادا ہو سکے گا۔ اس اسکیم کی پوری تفصیل بہ صرف خوان الصفا کو برقت اجتماع عید الاضحیٰ واضح کی جائے گی۔

کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ حسب ذیل حضرات کو عارضی طور پر سوسائٹی کا عہدہ دار مقرر کیا جائے۔

صدر جناب آصف علوی۔
سکریٹری مختصر الدین کرمانی
نائب سکریٹری اکبر علی علوی
خزانچی شہاب الدین انصاری

نیز جناب ضیاء الدین کرمانی سیف الدین علوی شہاب الدین علوی کو ممبر مجلس انتظامیہ مقرر کیا گیا۔

کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ اس اسکیم پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے تاکہ برادران وطن اس سے جلد فائدہ اٹھا سکیں۔ سوسائٹی کی ممبر سازی شروع کر دی گئی ہے۔ تفصیل کے لئے سکریٹری صاحب سے معلوم کیا جا سکتا ہے جن کا پتہ ۱۹/۸ جہانگیر روڈ ویسٹ ہے۔

کمیٹی نے اس اسکیم کے علاوہ ایک دوسری مفید تجویز پر بھی غور کیا جس کا مقصد برادران وطن کی تعلیمی، معاشی و اقتصادی مسائل میں آسانیاں پیدا کرنا ہے اس کے لئے ان کو مالی امداد انجمن خوان الصفا Duty Society کی طرف دی جائے گی۔ تاکہ وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے نہ رہیں۔

اس اسکیم پر قواعد و ضوابط بنائے جا رہے ہیں جو عید الاضحیٰ کے اجتماع پر پیش ہو جائیں گے۔

اکبر علی علوی
سکریٹری اخوان الصفا پاکستان

تجربات کے لئے دور دور دیکھو

ایک وطن کے بچے انسان کو دنیا کی خاک چھاننا پڑتی ہے۔ مشہور مقامات پر بڑے بڑے جلسوں میں علمی اور ذہنی بحث و مباحثہ میں حصہ لینا۔ ویسے سوال و جواب ہوتے ہیں کہ جیسے کا یاد آ جاتا ہے۔ دماغ تیز ہو جاتے ہیں لیکن خدا پر بھروسہ جو اپنے میں استعداد ہو تو ہر جگہ کامیابی قدم چومتی ہے۔ بہت سالہا سال کے تجربات ہماری بیس سالہ انتھک کوششوں کا حاصل ہیں جو صرف ہمارے دواخانہ میں ہماری نگرانی میں ہمیشہ مختلف اصولوں سے تیار ہوتے ہیں۔ نمونے منگوا کر مفت حاصل کر لیجئے بڑے سے بڑے کو کیا نہیں ہاں ضرور دست کے آکر جانچ کا امتحان میں ذرا بھی حیرت ہوگی۔ ایک دو ہفتہ ہر کسی کی شکایت دور ہو گئی ہے۔ قیمت ستی خورد و کلاں۔

دواخانہ حکیم مصطفےٰ خاں کاکوری لکھنؤ

حالات وطن

موسم

انتہائی حبس و گرمی کے بعد بارش اچھی ہو رہی ہے۔ شروع میں چار پانچ دن تو سورج دکھائی نہیں دیا۔ اس کے بعد سے گھرتا اور کھلتا رہتا ہے۔ قریب قریب روزانہ ایک آدھ چھینٹا پڑ جاتا ہے۔ فصل مرادفی زوروں پر ہے۔ چیچک ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس ہفتہ میں دو ایک ہیضہ کے مریض ہونے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ آم تقریباً بہ کثرت اگرچہ پہلی سی نہیں ہے۔ پھر بھی لکھنؤ کی منڈیاں واپس کر رہی ہیں۔

آموں کی گاڑیاں لٹ گئیں

اس ہفتہ میں دو مرتبہ کاکوری اور ملیح آباد کے آم والوں کی آموں سے لدی گاڑیاں راستہ کی چوکی کے قریب لوٹ لی گئیں۔ جب سے جیسے آم کا نرخ بڑھتا جاتا ہے اس قسم کا زور بڑھتا جاتا ہے۔

علالت

حنیف الدین صاحب ... کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ موصوف کی نقاہت بڑھتی جاتی ہے بستری زخم بھی پڑ گئے ہیں۔ علاج ڈاکٹری شروع کیا جا چکا ہے۔ فی الحال حالت قابل اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور موصوف کو صحتیاب کرے۔

لالہ شیو نرائن لال صاحب ... کی اہلیہ جو عرصہ سے بیمار ہیں ان کی طبیعت اس طرف ... خراب ہو گئی۔ ایک روز حالت ایسی خطرناک ہو گئی تھی کہ معالج مایوس ہو گئے تھے۔

آگرہ کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ تشویش ہے کہ بیگم حکیم ... الدین کی طبیعت اس طرف زیادہ ... ہو گئی۔ اختلاج کے دورے بھی متواتر پڑنے لگے۔ کمزوری بھی کافی بڑھ گئی۔ آنکھوں کی تکلیف بھی بڑھ گئی۔ باری تعالیٰ موصوفہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

وصیہ خاتون دختر معروف الدین صاحب علوی ... بخار میں مبتلا ہو گئی تھیں مگر اب قدرے افاقہ ہے۔

... احمد حسن صاحب ... کو بخار آتا تھا جس میں ... وقتی طور پر کچھ سکون ہو جایا کرتا تھا ... پھر ... میڈیکل کالج میں ... یہ معلوم ہوا کہ ... اس کے علاوہ ... آنتیں بھی کافی متاثر ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کرنے کی رائے دی ہے مگر برسات کی وجہ سے ابھی آپریشن کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ اکتوبر تک آپریشن ہوگا۔

شبیر احمد صاحب پسر حاجی ... احمد صاحب ... ۱۲ جون کو پاکستان روانہ ہو گئے۔

روانگی

اقبال معز علوی پسر ڈاکٹر معز الدین حسین صاحب ... گرما کی تعطیلات ختم کر کے ۸ جولائی کو شب کی گاڑی سے آگرہ واپس گئے۔

معین احمد صاحب علوی اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ اسکول سیتاپور ۸ جولائی کو تعطیلات ختم کر کے اپنے مستقر پر واپس گئے۔

محمد ... پسر مولوی محمد شفیع صاحب فرنگی محلی ... کی چھٹیاں گذارنے وطن آئے ہوئے تھے ... کو ڈھاکہ واپس چلے گئے۔

بیگم ڈاکٹر تقی احمد صاحب ... جو عزیزوں کی چھٹیاں گذارنے وطن آئی ہوئی تھیں ... جون کو ... واپس چلی گئیں۔

محمد عثمان علوی پسر شفیق احمد صاحب علوی جو والدین سے ملنے وطن آئے ہوئے تھے تقریباً دو ماہ کے قیام کے بعد ... جولائی کو کراچی واپس گئے۔

نیاز علی صاحب مالک کشوری ...

... ٹیکسری کاکوری حکومت حجاز کی طرف سے ایک ... روپیہ کا تمباکو کا ٹھیکہ لے کر ... جولائی کو حجاز مقدس روانہ ہو گئے۔ حج بیت اللہ کے بعد وہیں کاروبار شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ خدا کامیابی عطا فرمائے۔

واپسی

معین الدین حسن صاحب اسسٹنٹ ماسٹر ... کالج لکھنؤ تعطیلات گرما ختم کر کے ... جولائی کو لکھنؤ واپس گئے۔

مراجعت وطن

رفیق احمد صاحب علوی ... اکاؤنٹنٹ آفس مراد آباد سے لکھنؤ کا تبادلہ ہو گیا ہے ... جولائی کو وطن آ گئے۔ ابھی کچھ روز قیام رہے گا۔ ایک تحریر سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صادق حسن صاحب علوی اوورسیر کا تبادلہ ضلع سیتاپور سے دھام پور ضلع بجنور کا ہو گیا۔

۱۳ جولائی۔ ضیاء الدین پسر بشیر الدین صاحب ... دو ہفتہ کے لئے حیدرآباد سے اعزہ سے ملنے کی غرض سے لکھنؤ آئے ہوئے ہیں۔ لکھنؤ میں ان کا قیام فرنگی محل میں اپنے چچا ... الدین احمد صاحب ... کاکوری کے یہاں ہے۔

۲۳ جون کو لکھنؤ میں حسن الدین پسر ... الدین صاحب کی سالگرہ کی تقریب ہوئی جس میں ...

... نے اپنے دوستوں کو ایک ... پارٹی دی۔

کراچی کی ایک خبر ہے کہ ... دختر محمد حامد صاحب انصاری سیاہ بخار میں مبتلا ہیں ابھی بخار اترا نہیں ہے۔ اللہ صحت عطا فرمائے۔

ڈاکٹر آر پی سنگھ کی اتفاقیہ آمد

روٹیرینس کی میٹنگ

(نامہ نگار کے قلم سے)

۱۱ جولائی کو ایک ضرورت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب لکھنؤ تشریف لائے تھے۔ چند گھنٹوں کے لئے کاکوری روٹیرینس کی میٹنگ میں شرکت فرمائی۔ شام کو ۶ بجے کامل خاں صاحب کے باغ واقع ... میں ڈاکٹر صاحب کو آموں کی دعوت دی گئی تھی۔ ... کے بعد چاء سید احمد علوی (ایڈیٹر کاکوری اخبار) کی طرف سے اور روٹیرینس کو دعوت کامل خاں صاحب کی طرف سے دی گئی۔

اسی نشست میں پارٹی کے صدر کا ضمنی چناؤ بھی کیا گیا۔ ڈاکٹر ... صاحب کا تقرر چونکہ ... گاؤں میں بحیثیت ... ہو گیا ہے لہٰذا صدر کی اس جگہ کا چناؤ ضروری تھا۔ ... کی تحریک اور کامل خاں صاحب اور سید احمد علوی کی تائید پر موجودہ ڈاکٹر حبیب خاں صاحب پارٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ اس پارٹی میں حسب ذیل حضرات ... ڈاکٹر آر پی سنگھ۔ بابو ... بابو ... ننکا بابو ... علی یاور۔ کامل خاں صاحب۔ محمد ایوب صاحب ... اور سید احمد صاحب نے شرکت کی۔

۸ بجے بعد ... یہ جلسہ بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

چوری

... رات کو ... کے درمیان کوئی شخص حضرت شاہ حبیب حیدر صاحب ... کے مزار کی مسہری کے اوپر کی کلسیاں اور ... نکال لے گیا۔ پولیس میں رپورٹ درج کرا دی ہے۔

تقریب عقد

عزیزی ... علی علوی ... کا عقد ... علی صاحب ... کی دختر نیک اختر کے ساتھ ... جولائی کو ... میں ہوا۔ نکاح ... فرنگی محلی نے پڑھا۔ رسم شرعی طور پر انجام پائی ... حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ حیدر صاحب، شاہ ... حیدر صاحب ... صاحب ... نے شرکت فرمائی۔

ولادت

ڈاکٹر حبیب خاں صاحب کے یہاں اس ہفتہ میں بچی تولد ہوئی۔ خدا مبارک کرے اور نومولود کی عمر دراز کرے۔

محمد آصف علوی صاحب کے یہاں ملتان میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر ملی ہے۔ خدا مبارک کرے اور عمر دراز فرمائے۔

تصحیح

گذشتہ اشاعت میں جو نتائج ... شائع کئے تھے اس میں دو نام سہواً رہ گئے۔ کاکوری ... اسکول کے پانچویں درجہ میں ... ثابت ... کامیاب ہوئے ہیں ان کا نام اضافہ ... نہال محفوظ پسر طاہر حسن صاحب علوی ... ہائی اسکول کاکوری سے کامیاب ہوا ہے۔

ہائی اسکول ... جو ہماری اشاعت کے بعد شائع ہوا اس میں ایک لڑکا کاکوری ہائی اسکول سے اور کامیاب ہوا یعنی بجائے پانچ کے چھ لڑکے کامیاب ہوئے۔

انتقال پر ملال

... سے بذریعہ ... اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ... جولائی کو ... بانو ... ایرانی ... نے ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کیا۔ مرحومہ ... الانبیا حضرت شاہ حبیب حیدر صاحب قلندر کی مریدہ راسخ تھیں۔

یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مرحومہ حضرت ... الانبیا کی زندہ کرامت تھیں کاکوری کے لئے ایک ... تھا۔

آپ کے ... خلوص و عقیدت نے مرشد کامل کی توجہ ... حضرت ... سلطنت ... فلاح کے ... آپ کے معتقد ہے۔

کاکوری کی ... اور کاکوری کی مآثر ... اذکار الابرار مصنفہ حضرت شاہ تقی حیدر قلندر ... تذکرہ حبیبی مصنفہ حضرت شاہ ... تقی حیدر قلندر قدس سرہٗ العزیز ... خدا مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے ... اور احباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ... حضرت شاہ ... علی قلندر ... ایسے ہی مرید ... ارشاد فرمایا ہے ...

مرید صادق ... ہے وہ کیا بات ہے ... جو اپنے پیر پہ سب جان و مال ... لٹائے

رشیدہ انصاری دختر مولوی محمد شفیع صاحب فرنگی محلی ... چیچک میں مبتلا ہو کر ... جون کی شام کو انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

... میں شاہ راشد علی صاحب کی بچی ... ہو کر ... جولائی کو انتقال کر گئی۔ خدا والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔

(...)